بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

یہ پانچواں سال ہجری تھا ۔ قریش مکہ عرب کے بدو قبائل کی ایک بہت بڑی جمعیت لے کر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوتے ہیں ۔ دس ہزار کے اس جرار لشکر کا کھلے میدان میں مقابلہ کرنا جنگی مصالح کے خلاف تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مدینہ میں قلعہ بند ہو گئے ۔ اور مدینہ کے وہ حصے جو غیر محفوظ تھے انہیں خندق کھود کر محفوظ بنا لیا گیا ۔ حملہ آور بڑا لاؤ لشکر لے کر اس زعم میں آئے تھے کہ اب ان کی دست برد سے نبی علیہ الصلوۃ والسلام ، آپ کے صحابہ اور مدینۃ النبی کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی اور نعوذ باللہ وہ اسلام کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی اور اپنے دین حق کو بچانا منظور تھا اب ایک طرف تو اس نازک موقع پر مسلمانوں کے حوصلے بلند رہے اور دشمنوں کی اس کثرت تعداد سے وہ ذرا بھر بھی نہ گھبرائے، انہیں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے ۔ دوسری طرف مدینہ منورہ کو خندق کھود کر محفوظ کر لینے کی یہ جنگی تدبیر تھی جس سے کہ عرب اس وقت تک بالکل نا آشنا تھے ۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس طرح اپنے بندوں کی مدد کی۔ قریش مکہ اس خندق کو کسی طرح پار نہ کر سکے ۔ نا چار انہیں محاصرہ اٹھانا پڑا اور وہ بے نیل مرام پسپا ہونے پر مجبور ہوئے ۔

رسالت مآب علیہ الصلوۃ و السلام کی تمام جنگیں جہاں ایک طرف آپ اور آپ کے ماننے والوں پر اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم ، ہر موقع پر اس کی غیبی امداد و اعانت ، مسلمانوں کے غیر معمولی ایمان و یقین اور حق و باطل کی اس کشمکش میں ان کی بے نظیر قربانیوں کی بہترین مثالیں ہیں ، وہاں دوسری طرف وہ اس بات کا بھی ثبوت ہیں کہ فنون جنگ ، تدابیر جنگی ، بہادری اور جنگی مہارت میں مسلمان اپنے حریفوں سے پیچھے نہیں تھے اور اگر ان امور میں ان کو کبھی کوئی کمی محسوس ہوتی تھی تو وہ اسے پورا کرنے کی فوراً کوشش کیا کرتے تھے ۔ بےشک جنگ بدر میں ایک ہزار کفار پر تین سو مومنوں کا غالب آنا اللہ تعالی کی خصوصی عنایت کا نتیجہ تھا لیکن یہ جنگ جس طرح لڑی گئی اور رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے مسلمانوں کو جیسے صف آرا کیا ، اس فتح میں اس کی اہمیت اول الذکر سے کم نہیں ۔ بدقسمتی سے جنگ احد میں مسلمانوں نے آپ کی بتائی ہوئی تدبیر جنگی سے انحراف کیا اور اس طرح ان کی فتح شکست میں بدل گئی ۔

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرہ عرب میں سب سے پہلے خندق کھودنے کی جنگی تدبیر سے کام لیا ۔ اسی طرح آپ نے فتح مکہ کے بعد طائف کے محاصرے میں عرب میں غالباً سب سے پہلی دفعہ پتھر کے گولے پھینکنے والی منجنیق استعمال کی ۔ آپ کے بعد جب صحابہ کا دور آیا اور مسلمان افواج مشرق و مغرب میں دور دور تک پہنچیں تو جہاں مسلمانوں نے دوسری قوموں کے جنگ و جدل کے آلات اور فنون اپنائے وہاں انہوں نے خود بھی ان آلات و فنون میں نئی نئی ایجادیں کیں ۔ چنانچہ وہ اپنی طویل تاریخ میں سات آٹھ سو سال تک جنگ کے آلات و فنون میں بھی دنیا کے امام رہے ۔ اور کوئی قوم ان کے مقابلے میں آنے کی ہمت نہ کر سکی ۔

*

یقیناً اسلام نے ایمان اور اعمال صالحات پر بہت زور دیا ہے اور بیشک الہی دو سے مسلمان میں وہ معنوی و اخلاقی قوت پیدا ہوتی ہے جو میدان جنگ میں اس کا حوصلہ بلند ، عزم مستحکم اور دل مضبوط رکھتی ہے خواہ

مقابلہ کتنا بھی سخت ہو ، وہ ثابت قدم رہتا ہے اور بڑے سے بڑے خطرے کو بھی خاطر میں نہیں لاتا ۔ ایمان باللہ اور اعمال صالحات کا یہ لازمی ثمرہ ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ یہ دیکھیں گے کہ ہماری تاریخ کا وہ دور جسے بجا طور پر عروج و اقبال کا دور کہا جا سکتا ہے اس میں مسلمانوں میں معنوی قوت کے ساتھ ساتھ جو لازماً ان کے ایمان و اعمال صالحات کا نتیجہ تھی ، اس عہد کے اعتبار سے مادی قوت بھی بھر پور پائی جاتی تھی ۔ وہ جہاں مومنین قانتین اور عباد صالحین تھے وہاں وہ فنون حرب‌وضرب میں بھی طاق تھے اور سیاسی و معاشی و اجتماعی تنظیم میں بھی ماہر تھے کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ اصل طاقت جو جہاد زندگی میں انسان کو کامران و سر بلند کرتی ہے وہ انہی دونوں معنوی و مادی قوتوں کی حاصل ہے ۔ سچا مسلمان انہی کا حامل ہوتا ہے ۔ اور انتم الاعلون کا وعدہ اسی سے ہے ۔

*

ہندوستان کی جارحیت کے خلاف ہماری مسلح افواج نے جو حیرت انگیز کردار ادا کیا ہے اور ان مسلح افواج کے عقب میں اندرون ملک ہمارے عوام نے جس عزم و یقین ، اتحاد مقصد و عمل اور جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا ہے اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہماری ملت میں وہ جوہر اصلی بالقوۃ موجود ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں کا شیوہ رہا ہے ۔ سب نے دیکھا کہ آزمائش کے وقت وہ جوہر اصلی بروئے کار آیا اور اپنی پوری طاقت سے بروئے کار آیا اور اسے دیکھ کر سب دنیا حیرت میں رہ گئی ۔

*

ہم نے ہندوستان کے حملے کو نا کام بنا دیا اور اس کے تمام منصوبے خاک میں مل کر رہ گئے ۔ اب وہ دوبارہ اس قسم کا اقدام کرے یا نہ کرے اس سے قطع نظر ، ہندوستان نے ہم پر جو جنگ تھوپی ہے تمام قرائن یہ بتاتے ہیں کہ یہ ایک طویل جنگ ہوگی جسے ہمیں ہر طرح کے حربوں سے لڑنا پڑے گا ۔ یہ جنگ صرف میدان جنگ تک محدود نہیں ہوگی کہ اسے محض اسلحہ سے لڑا جائے اس جنگ کا دائرہ نظریات ، اجتماعیات ، سیاسیات اور معاشیات تک کو محیط ہوگا ۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان یہ ایک ہمہ جہتی جنگ (Total War) ہوگی جو ہمیں ہر محاذ پر لڑنا پڑے گی ۔

بے شک اس جنگ میں ہماری سب سے بڑی طاقت ہمارا اسلامی شعور ہے - یہی اسلامی شعور تھا کہ جب ہندوستانی فوجیں مغربی پاکستان کی طرف بڑھیں- تو اس نے پوری قوم کو ایمان ، عمل اور حرکت کا ایک زندہ پیکر بنا دیا اور سب لوگ یوں محسوس کرنے لگے کہ وہ سوائے مسلمان ہونے کے اور کچھ نہیں - وہ یہ بھول گئے کہ ان کے الگ الگ فرقے بھی ہیں - اور وہ مختلف اسلامی مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں - اس موقع پر انہیں اپنی علاقائی وحدتیں بھی یاد نہ رہیں - اس وقت ان میں صرف ایک شعور تھا اور وہ یہ کہ وہ مسلمان ہیں اور پاکستانی ہیں - غرض ان کا مسلمان اور پاکستانی ہونے کا شعور باقی تمام احساسات پر غالب آ گیا اور اسی نے انہیں ذہناً و عملاً بنیان مرصوص بنا دیا -

---

اس اسلامی شعور کو ہمیں زندہ و بیدار رکھنا اور اسے پاکستانی قومیت کے استحکام اور اس کو وحدت بخشنے میں عملی طور پر محرک و مؤثر بنانا ہے - ہمارا ہر قدم جو ملک کی سالمیت اور ترقی کے لئے اٹھے گا اس کے لئے نقطہ آغاز یہ ہے کہ ہم سب متحد ہوں اور ہمارے اتحاد میں مذہبی فرقوں اور علاقوں کا اختلاف مطلق اثر انداز نہ ہو -

ہمارے اسلامی شعور کا اس شکل و رنگ میں بروئے کار آنا ہماری سب سے پہلی ضرورت ہے -

---

اسلامی شعور صرف ہماری قومیت ہی کا اساس نہیں بلکہ ہماری ملت کی جملہ اعتقادی ذہنی اورعملی صلاحیتوں کو بروئے کار آنے میں بھی یقیناً اسی شعور سے تحریک ملتی ہے- اب ہندوستان سےہمیں جو ہمہ جہتی جنگ درپیش ہے، اس میں غالب آنے کے لئے ہمیں ملک و قوم کے تمام مادی اور غیر مادی وسائل کو ترقی دے کر انہیں زیادہ سے زیادہ نفع بخش بنانا ہوگا- اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم جدید علوم حاصل کریں- نئی سے نئی ٹکنیک کو اپنائیں - معاشرے کی کمزوریاں دور کریں اور ملت کی اجتماعی زندگی کو فعال بنا کر اسے زمانے کے تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل کریں - ہمارا اس ہر

یقین ہے کہ اسلامی شعور ہمیں یہ سب کچھ عطا کر سکتا ہے بشرطیکہ اسے اپنی اصلی روح اور صحیح خد و خال میں بروئے کار آنے دیا جائے ۔کیا یہ واقعہ نہیں کہ ایک زمانے میں مسلمانوں نے دنیا کو سب سے عظیم عالمی سیاسی نظام ، نہایت انصاف پسند معیشت ، بہترین نظام حیات اور ہمہ گیر انسانیت پرور تہذیب دی تھی لیکن اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ ہمارا یہ اسلامی شعور ترقی کی طاقتوں کی رہنمائی کرے اور اسے جمود اور رجعت قہقری کا محافظ نہ بنایا جائے ۔

*

گزشتہ ستمبر کے ۱۷ دنوں میں جو کچھ ہوا ، اس سے واضح ہو گیا کہ اگر ہمارے بہادر جوانوں کے پاس تھوڑے بہت جدید قسم کے اسلحہ ہوں اور وہ فن حرب کی کچھ نہ کچھ ٹریننگ حاصل کر چکے ہوں تو وہ اپنے اس ایمان و یقین اور عزم و حوصلہ کے طفیل جو اسلام نے انہیں عطا کیا ہے ، کیا کیا شاندار کارنامے انجام دے سکتے اور کس طرح اپنے سے کئی گنا زیادہ اور بہتر مسلح افواج کو شکست فاش دے سکتے ہیں ۔ اب اگر ہم خدا کرے اپنے تمام وسائل کو ترقی دے کر اس قابل ہو جائیں کہ اپنے بہادر جوانوں کو جدید سے جدید اور بہتر سے بہتر اسلحہ فراہم کر سکیں ۔ اور ان کی اعلی سے اعلی ٹریننگ بھی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ ہم پوری قوم میں اسلامی شعور کو زیادہ سے زیادہ بیدار کر کے اپنے جوانوں میں ایمان و یقین اور عزم و حوصلہ کو اور پختہ کرنے کا سامان کر دیں تو ایک ہندوستان کیا اس جیسے دس ہندوستان بھی پاکستان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے ۔

*

غرضیکہ اہل پاکستان کا یہی اسلامی شعور ان کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ آج سے اٹھارہ سال قبل اسی شعور کا عملی مظہر مملکت پاکستان کی شکل میں رونما ہوا ۔ پھر اسی شعور کا نتیجہ ہم سب نے دیکھا کہ چھ ستمبر کو جب ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کیا تو وہ اس طرح متحد ہو گئے کہ گویا وہ یک جان و یک قالب ہیں۔ یہی شعور ان کی زندگی کا سب بڑا محرک ہے۔ اور اسی شعور سے ان کو وہ نصب العین بھی حاصل ہوتا ہے جو انہیں ترقی کے اعلی منازل

کی راہ دکھاتا ہے - اس شعور کو ہمیں بیدار کرنا اور اسے فعال بنانا ہے - ملت کے لئے اس کی مثال ایک پاور ہاؤس کی ہے - اس سے ایمان کی روشنی بھی ملے گی اور مادی طاقت بھی - روشنی ہمارے قلب و دماغ کو جلا اور ہمیں آگے کی راہیں دیکھنے میں مدد دے گی - اور طاقت کے بل سے ہم آگے بڑھیں گے اور آگے بڑھیں گے اور آگے بڑھیں گے -

اس جنگ نے ہمارے اسلامی شعور کو تو بیدار و فعال کر دیا اب اس کو ہمیں روشنی اور طاقت کا مستقل خزینہ بنانا ہے -

* * *

واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون عدو الله وعدوكم و آخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم وما تنفقوا من شئى فى سبيل الله يوف اليكم وانتم لا تظلمون ـ

(القرآن : الانفال : ٦٥)